

اليجا - نمبر دس

Jeff Pippenger

2023-10-13

۱۸۵۶

ملرائٹ تحریک کی نمائندگی یسعیاہ کے ساتویں باب میں ایک پینسٹھ سالہ پیشگوئی کے ذریعے کی گئی تھی، جو 742 قبل مسیح میں شروع ہوئی۔ یسعیاہ کی تاریخ میں واقع ہونے والے وہ پینسٹھ سال 1798 سے 1863 تک کے پینسٹھ سالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ الفا اور اومیگا ہمیشہ آغاز کے ساتھ انجام کو بھی ظاہر کرتے ہیں۔ یہ پینسٹھ سالہ پیشگوئی اسرائیل کی شمالی اور جنوبی بادشاہتوں کے خلاف سات گنا لعنت کی نشاندہی کرتی ہے۔ شمالی بادشاہت کے خلاف اس لعنت کی پہلی مدت 723 قبل مسیح میں شروع ہوئی، یعنی اس کے انیس سال بعد جب یسعیاہ نے یہ پیشگوئی بادشاہ آحاز کے سامنے پیش کی تھی۔ جنوبی بادشاہت کے خلاف اس لعنت کی آخری مدت، پینسٹھ سال کے اختتام پر، 677 قبل مسیح میں شروع ہوئی۔

افرائیم کے خلاف سات گنا کی پہلی لعنت 1798 میں ختم ہوئی، جو اختتام کا وقت تھا جب دانی ایل کے باب آٹھ اور باب نو میں نہر الائی کی روپا کی مہر کھل گئی۔ اس نے نبوتی طور پر پہلے فرشتے کے پیغام کی آمد اور ملرائٹ تحریک کے نبوی آغاز، دونوں کی نشاندہی کی۔ یہوداہ کے خلاف سات گنا کی آخری لعنت 1844 میں ختم ہوئی، جو تیسرے فرشتے کے پیغام کی آمد تھی۔ انیس برس بعد، 1863 میں، ابتدائی پیشگوئی میں مذکور پینسٹھ برسوں نے ملرائٹ تحریک کے خاتمے اور لاودیکائی سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا کے آغاز کی نشاندہی کی۔ 1863 سے سات سال پہلے، یعنی 1856 میں، جیمز وائٹ نے یہ واضح کرنا شروع کیا کہ ملرائٹ تحریک فلاڈیلفیہ کی کلیسیا رہنا چھوڑ چکی تھی اور لاودیکہ کی کلیسیا بن چکی تھی۔ ان کے پوتے نے، جب ایلن وائٹ کی سوانح عمری لکھی، تو 1856 کی تاریخ اور لاودیکائی پیغام کے بارے میں لکھا۔

لاودیکہ کا پیغام

سبت کے پابند ایڈونٹسٹوں نے یہ موقف اختیار کیا تھا کہ مکاشفہ باب 2 اور 3 میں سات کلیسیاؤں کو دیے گئے پیغامات صدیوں کے دوران مسیحی کلیسیا کے تجربے کی عکاسی کرتے ہیں۔ ان کا نتیجہ یہ تھا کہ لاودیکہ کی کلیسیا کے نام پیغام ان لوگوں پر منطبق ہوتا ہے جنہیں وہ اب برائے نام ایڈونٹسٹ کہتے تھے، یعنی جنہوں نے ساتویں دن کے سبت کو قبول نہیں کیا تھا۔ ریویو کے 9 اکتوبر کے شمارے کے ایک مختصر ادارے میں، جیمز وائٹ نے چند سوچ انگیز سوالات اٹھائے، جنہیں انہوں نے یوں پیش کیا:

یہ سوال پھر سے اٹھنے لگا ہے، 'پہرہ دار، رات کی کیا خبر؟' فی الحال صرف چند سوالات کی گنجائش ہے، جو اس موضوع کی طرف توجہ دلانے کے لیے پوچھے گئے ہیں جس سے ان کا تعلق ہے۔ ہمیں امید ہے کہ جلد مکمل جواب دیا جائے گا۔ 9—9—9 and Herald، اکتوبر، 1856.

جن گیارہ سوالات اُس نے پوچھے، اُن میں سے چھٹا ہی وہ تھا جس نے لاودکیوں پر براہ راست توجہ مرکوز کی۔

کیا لاودیکہ کے لوگوں کی حالت (نیم گرم، اور نہ سرد نہ گرم) تیسرے فرشتے کے پیغام کا دعویٰ کرنے والوں کی جماعت کی کیفیت کی مناسب مثال نہیں بنتی؟ - ایضاً

آخری سوال اس معاملے کو کھول کر رکھ دیتا ہے:

11. اگر بطور قوم ہماری حالت یہی ہے، تو کیا ہمیں خدا کے فضل کی امید رکھنے کی کوئی حقیقی وجہ ہے جب تک ہم سچے گواہ کی 'مشورت' پر کان نہ دھریں؟ میں تجھے مشورت دیتا ہوں کہ تو مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ تو دولت مند ہو جائے؛ اور سفید پوشاک، تاکہ تو ملبوس ہو، اور تیری برہنگی کی شرمندگی ظاہر نہ ہو؛ اور اپنی آنکھوں پر مرہم چشم لگا، تاکہ تو دیکھ سکے۔ جن سے میں محبت کرتا ہوں انہیں میں ملامت اور تادیب کرتا ہوں؛ پس غیرت کر اور توبہ کر۔ دیکھ، میں دروازے پر کھڑا کھٹکھٹاتا ہوں: اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھول دے تو میں اُس کے پاس اندر آؤں گا اور اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے اسے میں یہ بخشوں گا کہ وہ میرے ساتھ میرے تخت پر بیٹھے، جیسے میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ مکاشفہ 3:18-21۔ ایضاً

"یہ واضح ہے کہ معاملے کی حقیقت ابھی ابھی جیمز وائٹ کے ذہن میں آشکار ہو رہی تھی۔ ریویو کے اگلے شمارے میں اسی عنوان کے تحت سات کلیسیاؤں کے بارے میں سات کالمی پیشکش شامل تھی۔ اپنے افتتاحی کلمات میں انہوں نے کہا:"

ہمیں بعض جدید مفسرین سے اتفاق کرنا چاہیے کہ ان سات کلیسیاؤں کو مسیحی کلیسیا کی سات حالتوں کی نمائندہ سمجھا جانا چاہیے، سات زمانی ادوار میں، جو پورے مسیحی عہد کا احاطہ کرتے ہیں۔ — ایضاً، 16 اکتوبر، 1856ء

پھر اُس نے نبوت کا بیان شروع کیا اور ہر کلیسیا کے متعلق الگ الگ گفتگو کی۔ ساتویں، یعنی لاودکیہ کی کلیسیا، پر پہنچ کر اُس نے اعلان کیا:

اس کلیسیا کی یہ غم انگیز تصویر کشی ہم بحیثیت قوم کے لیے کس قدر جھکانے والی ہے۔ اور کیا یہ بولناک بیان ہماری موجودہ حالت کی نہایت کامل تصویر نہیں؟ یقیناً ہے؛ اور لاودکیہ کی کلیسیا کے بارے میں اس پرکھنے والی شہادت کے زور سے بچ نکلنے کی کوشش بے سود ہوگی۔ خداوند ہماری مدد کرے کہ ہم اسے قبول کریں، اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ ایضاً

لاودکیہ کی کلیسیا کے لیے دو کالم وقف کرنے کے بعد، اس کے اختتامی کلمات نے ایک پُر زور اپیل کی:

پیارے بھائیو، ہمیں دنیا، نفس اور شیطان پر غالب آنا ہوگا، ورنہ خدا کی بادشاہی میں ہمارا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ ... فوراً اس کام میں لگ جاؤ، اور ایمان سے اُن فضل کے وعدوں پر دعویٰ کرو جو توبہ کرنے والے لاودکیوں کے لیے ہیں۔ خداوند کے نام میں اٹھ کھڑے ہو، اور اپنے نور کو اُس کے مبارک نام کے جلال کے لیے چمکنے دو۔ - ایضاً

میدان سے ملنے والا رد عمل حد درجہ پرجوش تھا۔ 20 اکتوبر کو اوہائیو سے جی۔ ڈبلیو۔ ہولٹ نے لکھا:

"ہاں، میں یقین رکھتا ہوں کہ ہم، جو تیسرے پیغام میں ہیں اور خدا کے احکام اور یسوع پر ایمان رکھتے ہیں، وہی کلیسیا ہیں جن سے یہ کلام مخاطب ہے؛ اور ہمیں آزمایا ہوا سونا، سفید لباس اور آنکھوں کی دوا حاصل کرنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کرنی چاہیے، تاکہ ہم دیکھ سکیں۔ ایضاً، 6 نومبر، 1856۔"

شمال مشرق سے اس موضوع پر ایک نئی آواز سنائی دی، اور وہ تھی اسٹیفن این۔ ہیسکل کی، پرنسٹن، میساچوسٹس سے۔ ایک فرسٹ ڈے ایڈونٹسٹ کے طور پر اس نے بیس برس کی عمر میں تبلیغ شروع کر دی تھی؛ اب تین سال بعد وہ تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی کر رہا تھا۔ بائبل کا گہرا طالب علم ہونے کے ناطے، وائٹ کا سات کلیسیاؤں کے موضوع کا تعارف کرانے والا مختصر ابتدائی ادارہ دیکھنے کے بعد، اس نے ریویو کے لیے ایک مفصل تحریر لکھنے کا فیصلہ کیا:

جس موضوع کا حوالہ دیا گیا ہے وہ گزشتہ چند مہینوں سے میرے لیے گہری دلچسپی کا باعث رہا ہے۔ ... کچھ عرصے سے میں اس بات پر یقین کرنے لگا ہوں کہ لاودیکیوں کے نام جو پیغام ہے وہ ہم سے تعلق رکھتا ہے؛ یعنی، اُن لوگوں سے جو تیسرے فرشتے کے پیغام پر ایمان رکھتے ہیں، کئی وجوہات کی بنا پر جنہیں میں مناسب سمجھتا ہوں۔ میں ان میں سے دو کا ذکر کروں گا۔ -ایضاً

وہ یہ کرتا ہے، اپنے نتائج کے لیے دو کالم وقف کرتے ہوئے۔ اختتام پر اُس نے اعلان کیا:

شادی کے لباس کے بغیر—جو قدیسوں کی راستبازی ہے—تیسرے فرشتے کے پیغام کا محض ایک نظریہ ہمیں کبھی نہیں، ہرگز نہیں نجات دے گا۔ ہمیں خداوند کے خوف میں پاکیزگی کو کامل کرنا چاہیے۔-ایضاً

جب جیمز وائٹ لاودیکیہ کی کلیسیا کے نام پیغام پر اپنے ادارے جاری رکھے ہوئے تھے تو وہ تصورات جنہیں سبت کی پابندی کرنے والے ایڈونٹسٹ اب ریویو میں پڑھ رہے تھے چونکا دینے والے تھے، لیکن غور و فکر اور دعا کے ساتھ جائزہ لینے پر وہ قابل اطلاق دکھائی دیے۔ مدیر کے نام خطوط نے خاصی عمومی اتفاق رائے ظاہر کیا اور اس بات کی نشان دہی کی کہ ایک روحانی بیداری جاری تھی۔ یہ کہ یہ پرائر پیغام محض جوش و خروش کا نتیجہ نہ تھا، اس کی گواہی ٹیسٹی مونی نمبر 3 کے پہلے مضمون سے ملتی ہے، جو اپریل 1857 میں شائع ہوا، جس کا عنوان تھا: "غیرت مند ہو اور توبہ کرو"۔ یہ یوں کہلتا ہے: "خداوند نے مجھے رویا میں کلیسیا کی موجودہ نیم گرم حالت کے بارے میں بعض باتیں دکھائیں ہیں، جنہیں میں تم سے بیان کروں گی۔" — 1T، ص. 141۔ اس میں ایلن وائٹ نے وہ باتیں پیش کیں جو انہیں دکھائی گئیں کہ کس طرح شیطان نے دنیوی خوشحالی اور املاک کے ذریعے کلیسیا پر حملے کیے۔ آر تھر وائٹ، ایلن جی۔ وائٹ: ابتدائی سال، جلد 1، 342-344۔

ملیرائٹ تحریک نبوتی طور پر فلاڈیلفیا کی کلیسیا کے طور پر شروع ہوئی، اور 1856 میں یہ لاودیکیہ کی کلیسیا بن گئی۔ سات سال بعد یہ تحریک ختم ہو گئی، اور سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ کلیسیا لاودیکیہ کی کلیسیا کے طور پر شروع ہوئی اور اسی طور پر گئی، یہاں تک کہ اسے خداوند کے منہ سے اگل نہ دیا جائے۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک لاودیکیہ کی کلیسیا کی صفوف سے نکلی، بالکل اسی طرح جیسے ملیرائٹ تحریک ساردس کی کلیسیا کی صفوف سے نکلی تھی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک ملیرائٹ تحریک کے مماثل ہے اس لحاظ سے کہ پہلی تحریک فلاڈیلفیا سے لاودیکیہ میں تبدیل ہوئی اور آخری تحریک لاودیکیہ سے فلاڈیلفیا میں تبدیل ہوتی ہے۔ ملیرائٹ تاریخ میں فلاڈیلفیا سے لاودیکیہ کی طرف منتقلی کا نقطہ خاص طور پر سن 1856 کے طور پر نشان زد ہے، لہذا آخری تحریک میں بھی منتقلی کا نقطہ نشان زد ہونا چاہیے، کیونکہ خدا کبھی نہیں بدلتا۔ منتقلی کا نقطہ مکاشفہ باب گیارہ میں اُن دو نبیوں کے ساتھ متعین کیا گیا ہے جو گلیوں میں قتل کیے جاتے ہیں۔

اور جب وہ اپنی گواہی ختم کر چکیں گے، تو وہ درندہ جو اٹھارہ گڑھے سے نکلتا ہے اُن کے خلاف جنگ کرے گا، اور اُن پر غالب آئے گا، اور انہیں قتل کرے گا۔ اور اُن کی لاشیں اُس بڑے شہر کی گلی میں پڑی رہیں گی جسے روحانی طور پر سدوم اور مصر کہا جاتا ہے، جہاں ہمارے خداوند بھی مصلوب کیے گئے تھے۔ مکاشفہ 11:7، 8۔

آخری تحریک مر جائے گی، پھر قائم ہوگی، اور بعد ازاں بطور علم دوبارہ زندہ کی جائے گی۔ اس طرح وہ جمہوری سینگ کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے گی۔ جمہوری سینگ درندہ کی شبیہ بناتا ہے، اور جس درندہ کی وہ شبیہ بناتا ہے اس کا ذکر مکاشفہ سترہ میں ہے، اور اس درندہ کی شناخت اُس پانچویں سر کے طور پر کی گئی ہے جسے جان لیوا زخم لگا تھا اور جو آٹھویں سر کی حیثیت سے دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ وہ آٹھواں ہو کر، جو سات میں سے تھا، دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

اور وہ حیوان جو تھا اور نہیں ہے، وہی آٹھواں ہے، اور ساتوں میں سے ہے، اور ہلاکت میں جاتا ہے۔ مکاشفہ 17:11۔

جمہوری سینگ اس درندے کی ایک شبیہ بنائے گا، چنانچہ اسے قتل کیا جائے گا اور پھر زندہ کیا جائے گا۔ جب وہ پھر زندہ ہوگا تو وہ آٹھواں سر ہوگا، اور وہ پہلے سات سروں ہی میں سے ہوگا۔ پروٹسٹٹ سینگ بھی اسی زمینی درندے پر سوار ہے جس پر جمہوری سینگ ہے، اور اسے وہی نبوتی خصوصیات رکھنی ہوں گی۔ میلرائٹ تحریک میں فلادلفیہ سے لودیکہ کی تبدیلی آخری تحریک میں لودیکہ سے فلادلفیہ کی تبدیلی کا پیش نمونہ ہے۔

جب 18 جولائی 2020 کو آخری تحریک کو مہلک زخم لگا، تو وہ لودیکہ کی حیثیت میں مر گئی۔ جب، جیسا کہ مکاشفہ باب گیارہ میں پیش کیا گیا ہے، وہ فیلاڈلفیا میں منتقل ہوئی، تو وہ آٹھویں کلیسیا کی نمائندگی کرے گی، جو کہ سات میں سے ہے۔ سن 2020 کی وہ موت ریپبلکن سینگ کے متوازی تھی، کیونکہ 1989 میں وقت آخر سے لے کر چھ صدر آچکے تھے۔ چھٹے صدر کو مہلک زخم لگا، جو 2024 میں شفا پائے گا۔ پھر وہ سر 1989 کے وقت آخر کے بعد سے امریکہ کا آٹھواں سر ہوگا، اور وہ سات میں سے ہوگا۔ دونوں سینگ، چھٹا ہو کر، آٹھواں بنتے ہیں۔ یہ حقیقت عیسیٰ مسیح کے مکاشفہ کے پیغام کا ایک بڑا حصہ ہے، جو مہلت کے اختتام سے ٹھیک پہلے مہر سے کھولا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے ہماری موجودہ تاریخ کے لیے نمونہ بننے والی میلرائٹ تاریخ کے بارے میں واضح ہونا ضروری ہے۔ ہسٹری وائٹ نے 1856 میں اس تحریک پر لودیکہ کے اطلاق کے بارے میں جیمز وائٹ کی تائید کی، لہذا یہ اطلاق انسانی منطق سے اخذ شدہ نہیں ہے۔ ساتویں دن کے ایڈونٹسٹ چرچ کا جمہوری سینگ کے ساتھ قانونی تعلق قائم ہونے سے سات سال پہلے ہی اسے الہامی طور پر لودیکائی کلیسیا قرار دیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ساتویں دن کے ایڈونٹسٹ چرچ کی تاریخ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا جب وہ ننگا، غریب، اندھا، بدحال اور بدبخت کے سوا کچھ اور رہا ہو۔ یہ نبوی حقیقت حزقی ایل کے آٹھویں باب کی بتدریج بڑھتی ہوئی مکروہات کو ایڈونٹسٹ ازم کی چار نسلیں تسلیم کرنے کے لیے سیاق و سباق اور جواز فراہم کرتی ہے۔

جب یسعیاہ باب سات کے پینسٹھ برسوں کے ڈھانچے کے تناظر میں ملرائٹ تاریخ کا جائزہ لیا جائے، تو یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ سات اوقات کی پیشگوئی وہ نبوی چھتری ہے جو ملرائٹ تحریک کی پوری تاریخ پر سایہ فگن ہے۔ سن 1856 میں، لودیکہ کی کلیسیا کے لیے پیغام ملرائٹ ایڈونٹسٹ ازم کے لیے حقیقت حاضرہ بن گیا۔ لودیکہ کے پیغام کو پیش کرنے والا جیمز یا ایلن وائٹ نہیں تھا، بلکہ وہ وفادار اور سچا گواہ تھا۔

اور لودیکیوں کی کلیسیا کے فرشتہ کو لکھ: یہ باتیں آمین، یعنی وفادار اور سچا گواہ، خدا کی خلقت کا مبداء، فرماتا ہے: میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں کہ تو نہ سردے نہ گرم؛ کاش تو سرد یا گرم ہوتا۔ سو چونکہ تو نیم گرم ہے، اور نہ سردے نہ گرم، میں تجھے اپنے منہ سے اگل دوں گا۔ کیونکہ تو کہتا ہے، میں دولت مند ہوں، اور مال و دولت میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو نہیں جانتا کہ تو خستہ حال اور قابل رحم اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔ میں تجھے مشورہ دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ تو دولت مند ہو جائے؛ اور سفید پوشاک، تاکہ تو ملبوس ہو اور تیری عبرانی کی شرمندگی ظاہر نہ ہو؛ اور اپنی آنکھوں میں مرہم لگا تاکہ تو دیکھ سکے۔ جن سے میں محبت کرتا ہوں انہیں ملامت اور تادیب کرتا ہوں؛ پس غیرت پکڑ اور توبہ کر۔ دیکھ، میں دروازے پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں؛ اگر کوئی میری آواز سنے اور دروازہ کھولے تو میں اُس کے پاس اندر آؤں گا، اور اُس کے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ جو غالب آئے، میں اُسے یہ حق دوں گا کہ وہ میرے ساتھ میرے تخت پر بیٹھے، جیسے میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ جس کے کان ہوں، وہ سن لے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا کہتا ہے۔ مکاشفہ 3:14-22.

سچا گواہ یہ بتاتا ہے کہ اگر کوئی شخص اُس کی آواز 'سنے'، تو وہ اندر آئے گا اور اُس کے ساتھ 'کھانا کھائے گا'۔ اگر لودیکہ دروازہ کھول دے، تو مسیح اندر آئے گا اور اُن کے ساتھ کھانا کھائے گا۔ اگر مسیح

کو اندر آنے کی اجازت دی جائے، تو وہ ایک پیغام لاتا ہے، کیونکہ کھانے کی علامت پیغام کو قبول کرنے کی نمائندگی کرتی ہے۔ اس پیغام کو عمومی طور پر محض لاوڈکیہ کا پیغام سمجھ لیا جاتا ہے، لیکن یہ اس بات کی سطحی تعبیر ہے کہ وہ جو پیغام پیش کرتا ہے وہ کیا نمائندگی کرتا ہے۔ 1856 میں، بیرم ایڈسن نے آٹھ مضامین پر مشتمل ایک سلسلہ پیش کیا جس میں وہ نبوی معلومات شامل تھیں جو سب سے پہلی 'وقت کی نبوت' کی تفہیم کو وسیع کرتی تھیں، وہی جسے خدا کے فرشتوں نے ولیم ملر کو پہچاننے اور اعلان کرنے کی ہدایت دی تھی۔ ان آٹھ مضامین میں، ایڈسن نے یسعیاہ باب سات کے پینسٹھ برسوں کی درست نشاندہی کی۔

ملر کے کام کی ابتدا "سات زمانے" کی دریافت سے ہوئی، اور اس خدمت کے نام سے موسوم تحریک کے خاتمے سے سات برس پہلے، اسی نبوت کا ایک زیادہ گہرا انکشاف ملرائیٹ ایڈونٹس ازم کو پیش کیا گیا۔ یہ اسی سال پیش کیا گیا جب انہیں الہام کے ذریعے لاوڈیکی قرار دیا گیا۔ نبوی طور پر، دو ہزار پانچ سو بیس دن بعد، 1863 میں، ملر کی نبوی وقت کی پہلی دریافت رد کر دی گئی۔ ایڈونٹ تحریک کے لیے لاوڈیکی پیغام 1856 میں آیا، اور خداوند نے آٹھ مضامین کے ذریعے آٹھ مرتبہ دروازہ کھٹکھٹایا تاکہ دیکھے کہ کیا وہ داخلہ پا سکتا ہے۔ تحریک کے اختتام پر، سچے گواہ نے یہ چاہا کہ وہ اپنے لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانا کھائے، اور اس ضیافت کی خوراک تحریک کے آغاز کا وہی اولین وقتی پیغام ہو۔ اس کے لوگوں نے کھانے سے انکار کر دیا، اور سات برس، یا دو ہزار پانچ سو بیس نبوی دن بعد، اس کے لوگوں نے وہ دروازہ بند کر دیا جو داؤد کی کنجی سے کھولا گیا تھا—وہ کنجی جو ولیم ملر کے ہاتھ میں رکھی گئی تھی۔ وہ ایک بوڑھے سامری نبی کے پاس لوٹ گئے جس نے انہیں جھوٹ کھلایا، اور ان کی تقدیر پر یہ مہر لگ گئی کہ وہ ایک گدھے اور ایک شیر کے درمیان مریں گے۔

1856 میں، پروٹسٹنٹ سینگ وادی رُویا کے بحران میں مبتلا تھا، کیونکہ جہاں رُویا نہیں ہوتی، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ 1856 میں، ریپبلکن سینگ بھی ایک بحران میں تھا۔

1856 میں 'خونریز کنساس'، یعنی کنساس-میسوری سرحدی جنگ کے نام سے معروف پرتشدد تنازع کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ جدوجہد اس بات پر تھی کہ کنساس یونین میں ایک آزاد ریاست کے طور پر شامل ہوگا یا ایک غلام ریاست کے طور پر۔ اس تنازع میں غلامی کے حامی اور غلامی کے مخالف آبادکاروں کے درمیان پرتشدد جھڑپیں شامل تھیں۔

22 مئی 1856 کو امریکی سینیٹ کے ایوان میں ایک پرتشدد واقعہ بھی پیش آیا، جب جنوبی کیرولائنا سے غلامی کے حامی رکن کانگریس پریسٹن بروکس نے میساچوسٹس کے سینیٹر چارلس سمنر پر اپنی چھڑی سے بہیمانہ حملہ کیا۔ سمنر نے "کنساس کے خلاف جرم" کے عنوان سے غلامی مخالف تقریر کی تھی، جس نے بروکس کو شدید برہم کر دیا۔ چھڑی سے کیے گئے اس حملے نے غلامی کے مسئلے پر شمال اور جنوب کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کو اجاگر کر دیا۔

1856 میں ریپبلکن پارٹی کی بنیاد اس سیاسی ہنگامہ آرائی کے ردعمل کے طور پر رکھی گئی جو 1854 میں منظور ہونے والے کینساس-نیبراسکا ایکٹ کے باعث پیدا ہوئی تھی، جس نے نئے علاقوں میں غلامی کے پھیلاؤ کے خلاف بڑھتی ہوئی مخالفت کو جنم دیا۔ پارٹی کا پہلا قومی کنونشن فلاڈیلفیا میں منعقد ہوا، اور جان سی فریمونٹ کو 1856 کے انتخابات میں اس کے پہلے صدارتی امیدوار کے طور پر منتخب کیا گیا۔

کینساس-نیبراسکا ایکٹ نے کینساس اور نیبراسکا کے علاقوں کو منظم کیا اور ان علاقوں کے آبادکاروں کو یہ فیصلہ کرنے کی اجازت دی کہ وہ اپنی حدود میں غلامی کی اجازت دیں گے یا نہیں۔ اس تصور نے، جسے "عوامی خودمختاری" کہا جاتا ہے، عملاً 1820 کے مسوری سمجھوتے کو منسوخ کر دیا، جس نے لوئیزیانا کے علاقے میں 36°30' متوازی کے شمال میں غلامی کو ممنوع قرار دیا تھا۔ اس قانون نے علاقوں میں غلامی کے مسئلے پر گہرا اثر ڈالا۔ اس نے علاقائی کشیدگیوں کو دوبارہ بھڑکا دیا کیونکہ

اس نے اس امکان کو کھول دیا کہ غلامی ان علاقوں تک پھیل سکتی ہے جنہیں پہلے غلامی سے پاک خطے سمجھا جاتا تھا، جیسے کینساس۔ کینساس-نیبراسکا ایکٹ کی منظوری کے بعد کینساس کے علاقے میں غلامی کے حامی اور مخالف آبادکاروں کا ہجوم امڈ آیا، ہر ایک اس امید میں کہ وہ عوامی خودمختاری کے تحت ہونے والی رائے دہی کے نتیجے کو متاثر کر سکے۔ اس علاقے پر کنٹرول کی اس کشمکش نے پرتشدد جھڑپوں اور لاقانونیت کے ایک دور کو جنم دیا، جسے 1856 میں "خونریز کینساس" کہا جاتا ہے۔

1856ء کا صدارتی انتخاب ایک اہم سیاسی واقعہ تھا۔ اس میں ڈیموکریٹ جیمز بکانن، ریپبلکن جان سی فریمونٹ، اور امریکن پارٹی کے سابق صدر ملارڈ فلمور کے درمیان سے طرفہ مقابلہ ہوا۔ جیمز بکانن نے انتخاب جیتا اور ریاستہائے متحدہ امریکہ کے پندرہویں صدر بنے۔

جیمز بکانن کی صدارت بنیادی طور پر شمال اور جنوب کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی اور تقسیم کو مؤثر طور پر حل کرنے میں ناکامی کی وجہ سے معروف ہے، جو بالآخر ان کے عہدہ چھوڑنے کے تھوڑے ہی عرصے بعد امریکی خانہ جنگی کے بھڑک اٹھنے پر منتج ہوئی۔ ان کی صدارت کو اکثر قیادت اور بحران کے انتظام میں ان نمایاں ناکامیوں کے باعث امریکی تاریخ کی سب سے کم کامیاب صدارتوں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔

1857 کے بدنام زمانہ ڈریڈ سکاٹ فیصلے نے یہ قرار دیا کہ غلام، خواہ غلامی میں ہوں یا آزاد، شہری نہیں تھے اور وفاقی عدالتوں میں مقدمہ دائر نہیں کر سکتے تھے۔ اس نے یہ بھی قرار دیا کہ کانگریس ریاست ہائے متحدہ کے علاقوں میں غلامی کو روک نہیں سکتی۔ ڈیموکریٹ بوکانن نے غلامی کے حامی ڈریڈ سکاٹ فیصلے کی علانیہ حمایت کی۔

صرف یہی نہیں کہ ڈیموکریٹ بکینن کے غلامی کے حق میں موقف نے تناؤ کو اس قدر بڑھنے دیا کہ خانہ جنگی تک نوبت آگئی، بلکہ ملک کی معیشت کو سنبھالنے میں ان کی نااہلی 1857 کے مالی بحران کا سبب بنی، جو عظیم کساد بازاری سے پہلے امریکی تاریخ کے سب سے بڑے معاشی زوالات میں سے ایک تھا۔ 1857 کے مالی بحران کے نتیجے میں ایک شدید معاشی کساد بازاری پیدا ہوئی جو کئی برس تک جاری رہی۔ کاروبار اور بینک بند ہو گئے، بے روزگاری میں اضافہ ہوا اور اسٹاک مارکیٹ میں گراوٹ آئی۔

بکانن کی صدارت کے دوران جنوبی ریاستوں نے یونین سے علیحدگی کے عمل کا آغاز کیا، اور 1860 میں ریپبلکن ابراہم لنکن کے انتخاب کے ردعمل میں وہ الگ ہو گئیں۔ بکانن نے علیحدگی کے بحران کے حوالے سے غیر فعال رویہ اختیار کیا، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ وفاقی حکومت کے پاس زبردستی علیحدگی روکنے کا اختیار نہیں تھا۔ فیصلہ کن اقدام کی اس کمی نے علیحدگی کی تحریک کو زور پکڑنے کا موقع دیا۔ ان کی مضبوط قیادت کی کمی اور علیحدگی کے بحران سے نمٹنے کے لیے فیصلہ کن اقدام کرنے میں ہچکچاہٹ نے جنوبی ریاستوں میں یہ تاثر پیدا کیا کہ وہ فوجی مزاحمت کا سامنا کیے بغیر یونین سے الگ ہو سکتی ہیں۔

1860 میں، ابراہام لنکن، جو پہلے ریپبلکن صدر تھے، منتخب ہوئے۔ 1 جنوری 1863 کو، صدر لنکن نے حتمی اعلان آزادی غلامان پر دستخط کیے اور اسے جاری کیا، جس میں اعلان کیا گیا کہ کنفیڈریٹ کے زیر قبضہ علاقوں میں تمام غلام افراد کو آزاد کیا جائے۔ اس انتظامی حکم نامے نے خانہ جنگی پر گہرا اثر ڈالا کیونکہ اس نے اس تنازع کو صرف یونین کو برقرار رکھنے ہی نہیں بلکہ غلامی کے خاتمے کی جدوجہد میں بھی بدل دیا۔ اعلان آزادی غلامان نے فوری طور پر تمام غلام افراد کو آزاد نہیں کیا۔ یہ خاص طور پر کنفیڈریٹ کے زیر قبضہ علاقوں پر لاگو ہوتا تھا، جہاں یونین کا اختیار محدود تھا۔ جیسے جیسے یونین کی افواج پیش قدمی کرتی گئیں اور کنفیڈریٹ کے علاقوں پر قابو پاتی گئیں، یہ اعلانیہ نافذ کیا گیا اور ان علاقوں میں غلام افراد کو آزاد کر دیا گیا۔ اعلان آزادی غلامان امریکہ میں بالآخر

غلامی کے خاتمے کی جانب ایک نہایت اہم قدم تھا اور اس نے امریکی آئین کی تیرہویں ترمیم کی منظوری اور توثیق کی راہ ہموار کی، جو 6 دسمبر 1865 کو منظور اور توثیق کی گئی۔

1850 کی دہائی سے آگے ریپبلکن سینگ غلامی کے مسئلے کے بحران سے دوچار تھا۔ ملک میں دو بنیادی تقسیمیں تھیں جن کی نمائندگی سیاسی فکر کے دو بنیادی طبقات کرتے تھے۔ 1856 میں علیحدگی کا عمل اس وقت شروع ہوا جب غلامی کے مخالف اور حامی گروہ اپنے غلامی سے متعلق نظریات کو برقرار رکھنے کی کوشش میں کینساس کے علاقے میں جا بسے، اسی وقت فلاڈیلفیا کو لاوڈیکہ سے الگ کیا جا رہا تھا۔ ڈیموکریٹس غلامی کے حامی تھے اور ریپبلکن غلامی کے مخالف تھے۔

1856 میں، بلیڈنگ کینساس قریب الوقوع جنگ کا ایک مصغر نمونہ تھا۔ اسی سال غلامی کے حامی ایک ڈیموکریٹ کو ریپبلکن ہارن کا سربراہ منتخب کیا گیا، اور اس کی غیر مؤثر قیادت ایک غیر مؤثر صدارت کی علامت بن گئی، حال ہی کے آخری دنوں تک۔ وہ پہلے ریپبلکن صدر سے پہلے تھا، جسے بوکانن کی صدارت کے چھوڑے ہوئے گند کی صفائی پر مجبور کیا گیا تھا۔

1863 تک، ریپبلکن سینگ نے مکاشفہ باب تیرہ کے زمینی درندے کی تاریخ میں سب سے اہم صدارتی حکم نامہ جاری کیا۔ یہ صدارتی حکم نامہ غلامی کے مسئلے سے متعلق تھا۔ اس اعلامیے کے ایک پیراگراف میں یہ درج ہے، "کہ سن خداوندی ایک ہزار آٹھ سو تریسٹھ کے یکم جنوری کو، کسی بھی ریاست یا کسی ریاست کے متعین حصے میں، جہاں کے لوگ اس وقت ریاستہائے متحدہ کے خلاف بغاوت میں ہوں گے، بطور غلام رکھے گئے تمام اشخاص اس وقت، اس کے بعد سے، اور ہمیشہ کے لیے آزاد ہوں گے؛ اور ریاستہائے متحدہ کی انتظامیہ، بشمول اس کی فوجی اور بحری اتھارٹی، ایسے اشخاص کی آزادی کو تسلیم کرے گی اور برقرار رکھے گی، اور ان کی حقیقی آزادی کے لیے وہ جو بھی کوششیں کریں، ان میں ایسے اشخاص کو، یا ان میں سے کسی کو بھی، دبانے کے لیے کوئی عمل یا اعمال نہیں کرے گی۔" اگرچہ اس وقت تک غلامی کے مسئلے کا حل تاریخی طور پر نامکمل تھا، لیکن جب لنکن نے لکھا، "کسی بھی ریاست میں غلام رکھے گئے تمام اشخاص ... اس وقت، اس کے بعد سے، اور ہمیشہ کے لیے آزاد ہوں گے۔" تو آئین کی روح کو تسلیم کیا گیا۔

لنکن آئین میں بیان کردہ اُس بنیادی اصول کی طرف لوٹ رہا تھا، جو یہ قرار دیتا ہے کہ "تمام انسان برابر پیدا کیے گئے ہیں۔" لنکن بنیادی حقائق کی طرف رجوع کر رہا تھا، اسی وقت پروٹسٹنٹ سینگ اپنی بنیادی پیشگوئی، یعنی غلامی کی پیشگوئی، کو رد کر رہا تھا۔ چنانچہ عین اسی وقت جب ریپبلکن سینگ غلامی سے متعلق تاریخ کا اپنا سب سے اہم "انتظامی حکم نامہ" جاری کر رہا تھا، پروٹسٹنٹ سینگ نے غلامی کی پیشگوئی کے بارے میں اپنی نبوتی تاریخ کا سب سے اہم انتظامی حکم نامہ جاری کیا، جس کی نمائندگی موسیٰ کی قسم اور لعنت کرتی ہے۔ ریپبلکن سینگ نے بنیادوں کی طرف لوٹنے کا انتخاب کیا، جبکہ پروٹسٹنٹ سینگ نے اپنی بنیاد کو رد کرنے اور ان کی طرف واپس لوٹ جانے کا انتخاب کیا جن کی طرف کبھی واپس نہ لوٹنے کی ہدایت دی گئی تھی۔

1863 میں جمہوری سینگ دو دھڑوں میں تقسیم ہو چکا تھا، جیسے قدیم اسرائیل کی بادشاہی یربعام اور ربحعام کے زمانے میں تقسیم ہو گئی تھی۔ 1863 میں پروٹسٹنٹ سینگ قانونی طور پر جمہوری سینگ کے ساتھ وابستہ ہو گیا، جس کی نمائندگی یربعام کے بیت ایل اور دان کے دو مذبح کرتے ہیں۔ یہ دونوں سینگ تاریخ میں ایک دوسرے کے متوازی آگے بڑھتے ہیں، اور 1863 کی تاریخ بالخصوص آخری ایام کی تاریخ کی نمائندگی کرتی ہے۔

میلرائٹ تاریخ چند نبوی نوعیت کی قیدوں کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں دہرائی جاتی ہے۔ ان قیدوں میں سے ایک یہ ہے کہ میلرائٹ تاریخ میں ابتدا میں خطاب کا ہدف تحریک سے باہر کے لوگ تھے، اور بعد ازاں خود تحریک تھی۔ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تحریک میں، مکاشفہ اٹھارہ کی دو آوازیں دو مخاطب گروہوں کی نشاندہی کرتی ہیں، مگر یہ اہداف میلرائٹ تاریخ کے برعکس ترتیب میں

ہیں۔ پہلا ہدف خدا کے لوگ ہیں اور دوسری آواز خدا کے دوسرے گلے کو مخاطب کرتی ہے، جو ابھی تک بابل میں ہیں۔

ایک اور نبوی انتباہ یہ ہے کہ اگرچہ دونوں تاریخیں ایک کلیسیا سے دوسری کلیسیا تک منتقل ہوتی ہیں، مگر ملرائٹس فلادلفیہ سے لاودکیہ کی طرف منتقل ہوئے، اور تیسرے فرشتے کی طاقتور تحریک لاودکیہ سے فلادلفیہ کی طرف منتقل ہوتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملرائٹس چھٹی کلیسیا سے ساتویں کلیسیا کی طرف گئے، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار ساتویں کلیسیا سے آٹھویں کلیسیا کی طرف جاتے ہیں، جو کہ سات ہی میں سے ہے۔

ریپبلکن سینگ نے 1863 کے آس پاس کی تاریخ میں ایک غلامی کی حامی قوم سے ایک غلامی کی مخالف قوم کی طرف اپنی حرکت کا آغاز کیا۔ اسی تاریخ کے بحران نے دو سیاسی جماعتوں کی بنیاد رکھی جو ان "آخری دنوں" میں بھی وہی مخالف فریق ہیں۔ جس طرح اس تاریخ کے پہلے ریپبلکن صدر کو جنگ ختم ہونے کے چند ہی دن بعد قتل کر دیا گیا تھا، اسی طرح آخری ریپبلکن صدر کو علامتی طور پر قتل کر کے سڑک پر مردہ چھوڑ دیا گیا جبکہ دنیا خوشی منا رہی تھی۔ اسے قتل کیا گیا، خانہ جنگی ختم ہونے کے چند دن بعد نہیں، بلکہ آخری خانہ جنگی شروع ہونے سے عین پہلے۔

پہلے ریپبلکن صدر سے پہلے امریکی تاریخ کا سب سے غیر مؤثر صدر آیا تھا، اور آخری ریپبلکن صدر سے پہلے بھی ایسا ہی ہوگا۔ پہلے ریپبلکن صدر سے قبل آنے والے ڈیموکریٹک صدر کی غیر مؤثریت نے اس بحران کو جنم دیا جو آگے چل کر خانہ جنگی میں بدل گیا، اور یہی غیر مؤثریت اب بھی پیش آ رہی ہے۔ آخری ریپبلکن صدر سے پہلے آنے والے ڈیموکریٹک صدر نے معیشت کو اس انداز میں چلایا کہ اس کے نتیجے میں اس وقت تک امریکی تاریخ کا سب سے بڑا معاشی انہدام ہوا۔ دونوں سینگ اتوار کے قانون تک متوازی طور پر چلتے ہیں۔ 1863 میں دونوں سینگوں کی پہلی نسل شروع ہوئی، اور دونوں ہی کے لیے چوتھی اور آخری نسل مشرق رو ہوگی اور سورج کے سامنے جھکے گی۔

الیاس کا پیغام ہمیشہ خدا کے فیصلوں کے ساتھ آتا ہے جو تنبیہ کے پیغام کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کے لوگ اب اسی طرح جی رہے ہیں جیسے طوفان سے پہلے کے لوگ جیتے تھے۔ وہ کہا پی رہے ہیں اور یہ توقع رکھتے ہیں کہ عالمیت پسند تکنیکی دیوبیکل کمپنیاں جو بھی مسئلہ سامنے آئے اسے حل کر دیں گی۔ خدا کا کلام اس بات کی نشاندہی کر رہا ہے کہ دنیا اب ایک بہت بڑے بحران کے دہانے پر کھڑی ہے۔

'رات کی کیا خبر ہے؟' کیا میں ان پیغامات کی اہمیت کو سمجھتا ہوں؟ کیا میں اُس عظیم نجاتی نظام کے اختتامی کام میں ان کے مقام کو سمجھتا ہوں؟ کیا میں 'یقینی کلام نبوت' سے اتنا مانوس ہوں کہ اپنے گرد و پیش وقوع پذیر ہونے والے واقعات میں یہ واضح ثبوت دیکھ سکوں کہ آنے والا بادشاہ دروازے پر ہی ہے؟ کیا میں اُس ذمہ داری کا احساس کرتا ہوں جو خدا کی عطا کردہ روشنی کے پیش نظر مجھ پر عائد ہوتی ہے؟ کیا میں اُس کے امین کی حیثیت سے میرے سپرد کی گئی ہر صلاحیت کو ہلاک ہونے والوں کو بچانے کے لیے درست رخ میں، منصوبہ بند کوشش کے ساتھ استعمال کر رہا ہوں؟ یا میں نیم گرم اورے پروا ہوں، کسی حد تک بدکار دنیا کے ساتھ گھلا ملا ہوا، اور خدا نے جو وسائل اور صلاحیتیں مجھے دی ہیں، انہیں زیادہ تر نفس کی تسکین میں استعمال کر رہا ہوں، اپنی آسائش و آرام کو اُس کے کام کی ترقی پر ترجیح دے رہا ہوں؟ کیا میں اپنے طرز عمل سے اُس یقین کو مضبوط کر رہا ہوں جو دنیا میں زور پکڑتا جا رہا ہے کہ 'سیونتھ ڈے ایڈونٹسٹ شیپور سے غیر یقینی آواز نکال رہے ہیں اور دنیا داروں کی راہ پر چل رہے ہیں؟'

ہم قریب آنے والے خدا کے قدموں کی آہٹ سن رہے ہیں جو دنیا کو اس کی بدکاری کے سبب سزا دینے کے لیے آ رہا ہے۔ زمانے کا خاتمہ ہم پر آن پہنچا ہے۔ دنیا کے باشندے جلائے کے لیے گٹھڑیوں کی شکل میں باندھے جا رہے ہیں۔ کیا تم بھی خودرو گھاس کے ساتھ باندھے دیے جاؤ گے؟ کیا تمہیں احساس ہے کہ ہر سال ہزاروں ہزار بلکہ دس مرتبہ دس ہزار نفوس ہلاک ہو رہے ہیں، اپنے گناہوں میں مر رہے ہیں؟ خدا

کی وبائیں اور فیصلے پہلے ہی اپنا کام کر رہے ہیں، اور نفوس بربادی کی طرف جا رہے ہیں کیونکہ سچائی کی روشنی ان کی راہ پر چمکائی نہیں گئی ہے۔ جنرل کانفرنس ڈیلی بلیٹن، 1 اپریل، 1897ء۔

رات کو میری جان نے تیری آرزو کی؛ ہاں، مجھ میں جو روح ہے اُس کے ساتھ میں صبح سویرے تجھے تلاش کروں گا، کیونکہ جب تیرے فیصلے زمین پر ہوتے ہیں تو دنیا کے باشندے راستبازی سیکھتے ہیں۔ اشعیا 26:9۔